3408-ایسی عورتوں کے قصے جنہوں نے قبول اسلام کے بعد اپنے کافر خاوندوں کو چھوڑ دیا

سوال

مجھے یہ علم ہے کہ مسلمان عورت کسی کافر سے شادی نہیں کر سکتی ، ایک بہن اسلام لانے والوں کی فہرست میں شامل ہو کر اسلام قبول کر چکی ہے اور یہ پوچھتی ہے کہ وہ اپنے غیر مسلم خاوند کے بارہ میں کیا کرے.جس نے اسے بغیر کسی مشکل کے اسلام قبول کرنے کی اجازت دی اور یہ بھی کہا کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت بھی اسلامی طریقے پر کرے
لیکن جب اس نے ہم سے پوچھا تو ہم نے اسے جواب دیا یا تو اس کا خاوند اسلام قبول کر لے یا پھر وہ اس چھوڑ کر علیحدہ ہو، لیکن افسوس کچھ لوگ یہ تسلیم نہیں کرتے میں آپ سے گزارش ہے کہ آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں پیش آنے والے واقعات بھیجیں جن میں مسلمان عورتوں نے اپنے مشرک خاوندوں سے علیحدگی کر لی
میرے اعتقاد میں یہ ہی ایک ایسا وسیلہ ہے.جس سے یہ لوگ مطمئن ہوں گے کہ کسی بھی مسلمان عورت کے لیے حلال اور جائز نہیں کہ وہ کسی ایسے غیر مسلم کی عصمت میں رہتے ہوئے اس کی بیوی بنی رہے اگرچہ وہ اس کے قبول اسلام میں مشکلات نہ بھی ڈالے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ

1–مسلمان عورت کا غیر مسلم کے نکاح کے متعلق جو کچھ سوال میں کہا گیا ہے اس پر کوئی غبار نہیں اور وہ صحیح ہے ۔

ا–اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور شرک کرنے والے مردوں کے نکاح میں اپنی عورتیں نہ دو حتی کہ وہ ایمان لے آئیں تو پھر نکاح کر دو}.البقرۃ (221) ۔

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالی اس کی تفسیر میں کہتے ہیں :

قولہ تعالی .{اور نکاح میں نہ دو}. یعنی مسلمان عورت کا مشرک کے ساتھ نکاح نہ کرو، اور امت کا بھی اس پر اجماع ہے کہ مشرک شخص کبھی بھی مومن عورت کا خاوند نہیں بن سکتا اس لیے کہ اس میں اسلام پر عیب اور نقص ہے ۔ تفسیر القرطبی (72/3) ۔

ب–اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{یہ عورتیں ان کے لیے اور نہ ہی وہ مردان عورتوں کے لیے حلال ہیں}.الممتحنۃ (10)

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں :

مشرکہ یا عیسائی عورت جب مسلمان ہو اور وہ ذمی یا حربی کافر کی بیوی ہونے کے متعلق بیان کا باب ہے ۔

عبدالوارث خالد سے اور وہ عکرمۃ سے اور وہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا :

اگر عیسائی عورت اپنے خاوند کے اسلام قبول کرنے سے کچھ دیر قبل اسلام قبول کرلے تو وہ اس پر حرام ہوگئی ۔ ۔ ۔ ۔

اورامام مجاھد رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ :

اگر خاوند بیوی کی عدت کے اندراندر مسلمان ہوجائے تو وہ اس سے شادی کرسکتا ہے

اوراللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{نہ وہ (مسلمان عورتیں) ان (کافروں) کے لیے حلال ہیں اورنہ ہی وہ کافر مردان عورتوں کے لیے حلال ہیں}.

اور حسن بھی رحمہ اللہ تعالی عنہ کا کہنا ہے :

حسن اورقتادہ رحمہما اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ : مجوسی میاں بیوی دونوں مسلمان ہوجائیں تو وہ اپنے نکاح پر ہی رہیں گے اوراگران میں سے ایک بھی پہلے مسلمان ہوا اوردوسرا انکار کردے تو ان کی آپس میں جدائی ہوگی اوروہ اپنی بیوی کے ساتھ نہیں رہ سکتا ۔

صحیح بخاری ، دیکھیں فتح الباری (421/9) ۔

2– ذیل میں چند ایک مثالیں پیش کی جاتی ہیں :

1– دورجاھلیت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی زینب رضی اللہ تعالی عنہا کی شادی ابوالعاص بن ربیع کے ساتھ ہوئی توجب زینب رضی اللہ تعالی عنہا نے اسلام قبول کیا تونکاح فسخ ہونے کی بنا پر اپنے والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئیں اورجب ابوالعاص رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی اسلام قبول کرلیا تونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رضی اللہ تعالی عنہا کوابوعاص رضی اللہ تعالی عنہ کی طرف واپس کردیا ۔

دیکھیں سنن ترمذی حدیث نمبر (1143) سنن ابوداود حدیث نمبر (2240) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2009) ۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے مسند احمد (1879) اسے صحیح قرار دیا اورامام ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہے کہ اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ۔

اس میں صحیح مسئلہ یہی ہے کہ ایسی صورت میں خاوند کو تجدید نکاح کی ضرورت نہیں ۔

اوراگر وہ اس کے نکاح میں ہی ہو توپھر خاونداس کا زیادہ حق دار ہے لیکن اگر عدت گزر جائے تو بیوی آزاد ہے کہ وہ خاوند کے مسلمان ہونے کے بعد اس کے پاس جائے یا کسی اور سے نکاح کرلے ۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی کا بیان ہے :

اہل علم کے ہاں اس حدیث پر عمل یہ ہے کہ جب بیوی خاوند کے قبل اسلام قبول کرلے اورخاوند بعد میں اس کی عدت کے اندراندر مسلمان ہوجائے تو اس کا خاوند زیادہ حق دار ہے ۔

امام مالک بن انس ، امام اوزاعی ، امام شافعی ، امام احمد اوراسحاق رحمہم اللہ تعالی کا قول بھی یہی ہے ۔ دیکھیں سنن ترمذي حدیث نمبر (1142)

ابن عبدالبر رحمہ اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں :

اگر کافرہ عورت مسلمان ہوجائے اوراس کی عدت کے اندراندرخاوند مسلمان نہ ہوتوعلماء اس پر متفق ہیں کہ اس کے خاوند کا اپنی بیوی پر کوئی حق نہیں ۔ دیکھیں : التمھید (23/12) ۔

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

لیکن جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم دلالت کرتا ہے وہ یہ ہے کہ اس حالت میں نکاح موقوف ہوگا ، اگر توعدت ختم ہونے سے قبل خاوند بھی مسلمان ہوجائے تووہ اس کی بیوی ہے

لیکن اگر عورت کی عدت ختم ہوجائے (اورخاوند مسلمان نہ ہو) تو بیوی کوحق حاصل ہے کہ وہ جس سے چاہے نکاح کرلے ، اوراگرچاہے تووہ اس کے اسلام قبول کرنے کا انتظار کرے اورقبول اسلام کے بعداس سے تجدید نکاح کے بغیراس کی بیوی ہوگی ۔ زادالمعاد (5/137–138) ۔

2–اورطلحہ بن عبیداللہ کی بیوی اروی بنت ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب اسلام قبول کرنے کی وجہ سے خاوند سے علیحدہ ہوگئ پھرانہوں نے مسلمان ہونے کے بعد خالد بن سعید بن عاص رضي اللہ تعالی عنہ سے شادی کرلی اوروہ بھی کافرسے مسلمان ہوچکے تھے اوراپنی کافرہ بیوی کوچھوڑا تھا ، تونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شادی خالد رضي اللہ تعالی عنہ سے کردی ۔ تفسیر قرطبی (18/65–66) ۔

3–انس رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوطلحہ رضي اللہ تعالی عنہ نے ام سلیم رضي اللہ تعالی عنہا سے شادی کی توان کا مہرہی اسلام تھا ۔

ام سلیم رضي اللہ تعالی عنہا ابوطلحہ رضي اللہ تعالی عنہ سے قبل مسلمان ہوئ تھی توابوطلحہ رضي اللہ تعالی عنہ نے انہیں شادی کا پیغام بھیجا توام سلیم رضي اللہ تعالی عنہا کہنے لگیں :

اگراسلام قبول کرلو تومیں تیرے ساتھ نکاح کرلیتی ہوں لھذا ابوطلحہ رضي اللہ تعالی عنہ بھی مسلمان ہوگے توان کے درمیان یہی مہرتھا ۔ سنن نسائ حدیث نمبر (3340) ۔

4–اوراسی طرح ولید بن مغیرہ کی بیٹی اورجوکہ صفوان بن امیہ کی بیوی تھی خاوند سے پہلے مسلمان ہوگئ اورصفوان بن امیہ بعد میں مسلمان ہوئے توان کی بیوی واپس آگئ ۔ موطا امام مالک حدیث نمبر (1132) ۔

ابن عبدالبر رحمہ اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں :

اس حدیث کامجھے توعلم نہیں کہ کسی صحیح طریق سے یہ متصل ہواوریہ حدیث اہل سیرت کے ہاں معروف ومشھور ہے ، اورابن شہاب اہل سیرت کے امام اورعالم ہیں اوراسی طرح امام شعبی رحمہ اللہ تعالی عنہ بھی ۔

ان شاء اللہ اس حدیث کی شہرت سند سے زیادہ قوی ہے ۔ التمھید (12/19) ۔

5–اورام حکیم بنت حارث بن ھشام جوعکرمہ بن ابوجھل کی بیوی تھی مسلمان ہوگئ توان کا نکاح فسخ ہوگیا ، پھرعدت کے اندرہی عکرمہ رضي اللہ تعالی عنہ کی بھی مسلمان ہوگئے تووہ اپنے خاوند کے پاس آگئیں ۔ مصنف ابن ابی شیبہ (4/107) ۔

واللہ اعلم .